بِسْمِ اللہِ الرَّحمَانِ الرَّحِیْمِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان اور بے نظیر قوت قدسیہ:

میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ سے پاک کیا گیا ہوں۔

اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے۔

ہماری مجلس خدا ان نما ہے اگر دہریہ بھی ہو تو خدا پر ایمان لائے گا۔

اب خدا کا پاک چہرہ مجھ میں ہو کر نظر آئیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا ایک عظیم الشان پہلو آپکی بے نظیر قوت قدسیہ بھی ہے:

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو مامور اور مرسل آتے ہیں انہیں ایک پاک قوتِ جذب اور کشش عطا کی جاتی ہے جسے قوت قدسیہ کہتے ہیں ۔جس کے ذریعہ وہ دنیا میں آکر پاک انقلاب کی بنیاد ڈالتے ہیں اور بہائم سیرت دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر اور نور فراست عطا کر کے با اخلاق و با کردار اور پھر با خدا اور خدا نما وجود بنا دیتے ہیں۔

قوت قدسیہ کی تشریح:

قوت قدسیہ کا لفظ اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

۱۔ قوت قدسیہ جسے عطا کی جاتی ہے روح القدس اس کے شامل حال ہو جاتا ہے جو ہر آن اس کے ساتھ رہتا ہے۔

۲۔ قبولیت دعا کا نشان اسے عطا کیا جاتا ہے۔

۳۔ بہت سے حقائق و معارف اور رازا سے عطا کئے جاتے ہیں۔

۴۔ اسکی باتوں میں، کلام میں ایک عجیب تاثیر اور جذب ہوتا ہے جو دلوں کو موہ لیتا ہے۔

۵۔ اسکے چہرے پر نور اور شخصیت میں جاذبیت ہوتی ہے۔

۶۔اسکی تحریر میں اثر انگیزی اور جذب کشش ہوتی ہے اسکی روح میں اترنے والی اترنے دلوں میں اثر کرنے والی تحریریں دلوں میں پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کرتی ہے۔

۷۔اسکے ہر قول وفعل حرکات وسکنات مکان ولباس اور درودیوار پر برکتیں نازل ہوتی ہیں۔جس چیز کو وہ چھولیتا ہے یا جو چیز ان سے چھو جائے وہ نبابرکت ہو جاتی ہے۔

۸۔ان سے خوارق ونشانات کا ظہور ہوتا ہے۔

۹۔ان کے آنے سے ملائکہ کا بکثرت نازل ہوتا ہے جو دلوں میں پاک تبدیلیاں اور تحریکیں پیدا کرتے ہیں۔اور لوگوں کو سچی خوابیں آتیں اور رؤیا اور کشوف اور الہام ہوتے ہیں۔

۱۰۔انکی صحبت میں بیٹھنے والے بھی محروم نہیں رہتے ہر قسم کی برکات سے حصہ پاتے اور باخداانسان بن جاتے ہیں۔

الغرض قوت قدسیہ کی بے شمار برکات اور ثمرات ہیں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کچھ بیان کیا جاتا ہے کہقوت قدسیہ کیا چیز ہے کس کو اور کیسے عطاہوتی ہے اوراسکے برکات وثمرات کیاہیں آپ نے اسکاایک نام روح القدس بھی رکھاہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کاایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔اس روح القدس کی روشنی نہایت ہی نمایاں ہوتی ہے اوراقتداری خوارق۔۔ایسے لوگوں سے صادر ہوتے ہیں۔

روح القدس کی روشنی ہر وقت اور ہر حال مین ان کے شامل حال ہوتی ہے اوران کے اندر سکونت رکھتی ہے اوروہ اس روشنی سے کبھی اور کسی حال میں جدا نہیں ہوتے اور نہ وہ روشنی ان سے جدا ہوتی ہے۔

وہ روشنی ہر دم انکے تنفسّ کے ساتھ ہر یک چیز پر پڑتی ہے اوران کی کلام کے ساتھ اپنی نورانیت لوگوں کو دکھلاتی ہے۔اسی روشنی کانام روح القدس ہے۔مگر یہ حقیقی روح القدس نہیں۔حقیقی روح القدس وہ ہے جو آسمان پر ہے۔

یہ روح القدس کا ظلّ ہے جو پاک سینوں اور دلوں اور دماغوں میں ہمیشہ کے لئے آباد ہو جاتا ہے اور ایک طرفۃُ العین کے لئے بھی ان سے جدا نہیں ہوتا۔۔۔روح القدس کا سایہ جس کا نام مجازاً روح القدس ہی رکھا جاتا ہے ان سینوں اور دلوں اور دماغوں اور تمام اعضاء میں داخل ہوتا ہے جو مرتبہ بقا اور لقاء کا پا کر اس لائق ٹھہر جاتے ہیں کہ ان کی نہایت اصفیٰ اور اجلیٰ محبت پر خدا تعالیٰ کی کامل محبت اپنی برکات کے ساتھ نازل ہو۔

اور جب وہ روح القدس نازل ہوتا ہے تو اس انسان کے وجود سے ایسا تعلق پکڑ جاتا ہے کہ جیسے جان کا تعلق جسم سے ہوتا ہے وہ قوت بینائی بن کر آنکھوں میں کام دیتا ہے وہ قوت شنوائی کا جامہ پہن کر کانوں کو روحانی حسّ بخشتا ہے وہ زبان کی گویائی اور دل کے تقویٰ اور دماغ کی ہوشیاری بن جاتا ہے اور ہاتھوں میں بھی سرایت کرتا ہے اور پیروں میں بھی اپنا اثر پہنچاتا ہے غرض تمام ظلمت کو وجود میں سے اٹھا دیتا ہے اور سر کے بالوں سے لیکر پیروں کے ناخنوں تک منور کر دیتا ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد پنجم، صفحہ:72-73(

جن کو روح القدس یا قوت قدسیہ عطا ہوتی ہے، اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ شخص شدتِ اتّصال کی وجہ سے خدائے عزوجل کے رنگ سے ظلّی طور پر رنگین ہو جاتا ہے۔اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں۔اور محبوب حقیقی۔۔۔نہایت شدید قرب کی وجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اس کے اقوال و افعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اس کے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے اس کے مکان میں برکت ہوتی ہے اس کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں۔اس کے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اس کو مشاہدہ ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جسکی کنہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

)روحانی خزائن، جلد پنجم، صفحہ:69(

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ:

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے چند نمونے اور مثالیں بیان کر کے مزید تشریح قوت قدسیہ کی یوں بیان فرمائی ہے۔

’’اس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرُّسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ السلام نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں سے بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی۔ اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلّشانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ (البقرۃ: 201(

یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔

یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے۔ اس الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اسکے ساتھ شامل نی تھی۔ کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔

اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سیء ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آشوب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی

کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

حال کے برہمو اور فلسفی اور نیچری اگر ان معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کو شناخت نہیں کر سکتے جس میں ظلّی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد5، صفحہ:65-66(

اس عبادت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ قوت قدسیہ اس الٰہی طاقت کا نام ہے جو ظلی طور پر خدا کے ماموروں اور کاملوں کو ملتی ہے جس کے ذریعہ خوارق، نشانات، اور خارق عادت افعال و اقوال ظاہر ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں خدائی جلوہ:

نیز فرمایا:۔

"ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں، حرکات میں، سکنات میں، اقوال میں، افعال میں روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں۔"

)روحانی خزائن، جلد5، صفحہ:116(

قوت قدسیہ کے نتیجہ میں فرشتوں کا نزول:

جیسا کہ اوپر تمہید میں بیان کیا جا چکا ہے کہ خدا کے ماموروں کی آمد کے وقت انکی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ اور بکثرت فرشتے اترتے ہیں جو لوگوں کے دلوں میں کئی قسم کی تحریکات کرتے ہیں اس بارہ میں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات مبارک بھی ملاحظہ فرمائیں۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ ۔۔۔ لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے تب وہ تاریکی بالطبع تقاضہ کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔

سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور روح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔۔۔تب روح القدس تو اس مجدد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتباء اور اصطفاء کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوت حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے ہیں۔ جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں۔ اوران کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور نیک توفیق انکے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے اس کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد6، صفحہ:313-314(

نیز فرمایا:۔

"اس طرح وہ شخص جو مامور ہو کر آتا ہے تمام طبائع اوراطراف واکناف عالم پر اس کی تاثیریں پڑتی ہیں اور جبھی سے کہ اس کا پر رحمت تعیُّن آسمان پر ظاہر ہوتا ہے۔ آفتاب کی کرنوں کی طرح فرشتے آسمان سے نازل ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اور دنیا کے دور دور کناروں تک جو لوگ راستبازی کی استعداد رکھتے ہیں ان کو سچائی کی طرف قدم اٹھانے کی قوت دیتے ہیں اور پھر خود بخود نیک نہاد لوگوں کی طبیعتیں سچ کی طرف مائل ہوجاتی ہیں۔ سو یہ سب اس ربانی آدمی کی صداقت کے نشان ہوتے ہیں جس کے عہد ظہور میں آسمانی قوتیں تیز کی جاتی ہیں۔"

)ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد3، صفحہ:339(

اسی طرح فرمایا:۔

"واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اوراس کے ہم رکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں۔ اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں۔ جب تک کفر وضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلَامٍ۔

سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین میں نزول فرماتا ہے۔

روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے۔اور جو اسکے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دنیامیں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے۔اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔۔۔یہ سب کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں۔اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں۔

اور درحقیقت یہ فرشتے خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اسی کے چہرہ کا نور اور اسی کی ہمت کے آثارِ جلیّہ ہوتے ہیں، جو اپنی قوتِ مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔"

)روحانی خزائن، جلد3، صفحہ:12-13(

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ فرشتوں کا نزول:

آپ علیہ السلام بھی چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے روح القدس اور فرشتے آپکی تائید و نصرت کے لئے آپ علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوئے۔

چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہین اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

)روحانی خزائن، جلد3 حاشیہ، صفحہ:11(

نیز فرمایا:۔

”چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کی خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔

سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا۔ اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا، لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔“

)روحانی خزائن، جلد 3، حاشیہ صفحہ:13-14(

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ:

شروع مضمون میں قوت قدسیہ کی تشریح اور تمہید میں جن امور کا ذکر خلاصۃً ذکر کیا گیا ہے انکے علاوہ بھی بہت سے امور جو قوت قدسیہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف جگہوں پر اور مختلف امور کے بیان میں فرمایا ہے ان کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی عطا فرمایا ہے۔

چنانچہ فرمایا:۔

”اب یہ عاجز بحکم واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم ورحیم نے محض فضل و کرم سے ان تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافر دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔ اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔“

)ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ:338-339(

قوت قدسیہ کس طرح عطا ہوئی:

اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”مجھے یہ خواب آئی کی ایک جگہ چارپائی پر بیٹھاہوں ۔۔۔اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے ۔۔۔تب میں نے ان فرشتوں ۔۔۔کو کہا کہ آؤ میں ایک دعا کرتا ہوں تم آمین کرو۔تب میں نے یہ دعا کی کہ

ربّ اذھب عنّی الرِّجس وطھرّنی تطھیرا۔

اسکے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اٹھ گئے ۔۔۔اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی میں نے دیکھا کی ایک طاقت بالا مجھ کو ارضی زندگی سے بلند تر کھینچ کر لے گئی۔اوروہ ایک رات تھی جس میں خدا نے بتمام وکمال میری اصلاح کر دی۔اور مجھ میں وہ تبدیلی واقع ہوئی کہ جو انسانوں کے ہاتھ سے یاانسان کے ارادے سے نہیں مل ہو سکتی۔۔۔شاید اس رات سے اوّل یااس رات کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے مجھے لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں۔اور ایک مصفّانور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا۔۔۔اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنادیاہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔“

)تریاق القلوب،روحانی خزائن جلد15، صفحہ:351-352(

نیز فرماتے ہیں:۔

”یہ الہام اس وقت مجھے ملاجبکہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اڑے اور عشّاق الٰہی کی موت میرے پر آئی اور کئی قسم کے جلانے سے میں جلایا گیااور کئی قسم کے خوفوں سے میں کوٹا گیا۔اوراہل وعیال سے میرادل کاٹا گیا یہا ںتک کہ خدا تعالیٰ کا فعل پوراہو گیااور میرا راستہ کھولا گیااور میرے چاند کانور مجھ میں بھر اگیا۔پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔الہام کانوراور عقل کانوراور یہ خدا تعالیٰ کافضل ہے اور کوئی اس کے فضل کو رد نہیں کر سکتا۔“

)نجم الھدیٰ،روحانی خزائن،جلد14، صفحہ:60-61(

پھر فرمایا:۔

”میں بیضہ بشریت سے نکالا گیااور روحانییّن میں داخل کیا گیا۔“

)کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ:68(

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

”اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں۔۔۔نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں کے روشن کرنے کے لئے روشن کیا۔۔۔اور مجھے مسیح موعود بنایا۔“

)روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ:55(

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس نے میری طرف نظر کی۔مجھے قبول کیا اور میری تربیت کی۔اور کتنے ہی نور ہیں جو میرے دل میں ڈالے۔“

)ترجمہ از عربی حمامة البشریٰ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ:284-285(

”میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ سے پاکیزہ کیا گیا ہوں۔“

)خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ:53(

آپ علیہ السلام کی قوت قدسیہ:

اپنی قوت قدسیہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”جان لو کہ خدا کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے اور میرے بھید اور راز کو میرے رب کو سوا کوئی نہیں جانتا۔“

)ترجمہ از عربی انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ:176-177(

”اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات سے مجھے خاص کیا ہے اور میرے قول اور زبان میں برکت دی۔اور میری دعامیں برکت رکھ دی ہے اور مجھ پر اور میرے گھر پر اور گھر کی دیواروں پر اس نے اپنے انوار اتارے ہیں اور میں جہاں کہیں ہوں وہ میرے ساتھ ہے۔“

)روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ:324(

”اس کے فیضان اور احسان اس کثرت اور تواتر سے مجھ پر ہوئے کہ میں بیضہ بشریت سے نکالا گیا۔اور روحانیین میں داخل کیا گیا۔“

)ترجمہ از عربی، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ: 68(

وہ خدا جو آسمان پر ہے۔۔۔وہ میرے ساتھ ہوگا اور میرے ساتھ ہے۔۔۔اسکی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔"

)تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ: 499(

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے۔ جو مجھے منور کر رہی ہے اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ: 635(

"میرے انفاس خطاؤں کے زہر کا تریاق ہیں اور خطرات کو شبہات کے بازار میں لے جانے سے روکنے والی دیوار ہیں۔"

)مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 309 حاشیہ(

نوروں کا عطا ہونا:

جن کو روح القدس یا قوت قدسیہ عطا کی جاتی ہے ان کو خاص قسم کے نور بھی عطا ہوتے ہیں جو اس کی قوت قدسیہ کو نتیجہ ہوتے ہیں۔ جس کے ذریعہ وہ دنیا میں سعید فطرت لوگوں میں پاکر انقلاب پیدا کرتے ہیں نور کے چشمے ان کے اندر پھوٹ رہے ہوتے ہیں ۔سر کے بالوں سے لے کر ناخنوں تک وہ نور ان کے جسم و جان کو منور کر دیتا ہے۔

اس نور کی کئی اقسام ہیں یا کئی رنگ ہیں یہ نور اپنے کرشمے دکھاتا ہے جس کی تفصیل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے واضح ہو جائیگی۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے راستباز بندے دنیا میں اس لئے نہیں آتے کہ لوگوں کو تماشے دکھلائیں بلکہ اصل مطلب ان کا جذب الی اللہ ہوتا ہے اور آخر کار وہ اسی قوت قدسیہ کی وجہ سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ وہ نور جو ان کے اندر قوتِ جذب رکھتا ہے اگرچہ کوئی شخص امتحان

کے طور سے اس کو دیکھ نہیں سکتا بلکہ ٹھوکر کھاتا ہے مگر وہ نور آپ ہی ایک ایسی جماعت کو اپنی طرف کھینچ کر جو کھینچنے جانے کے لائق ہے اپنا خارق عادت اثر ظاہر کر دیتا ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ:335(

پھر فرمایا:۔

"جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی۔۔۔ ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ خدا کا خوف اٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔۔۔ اس طرح اس زمانہ میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا۔"

)ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ:494(

ایک اور قسم نور کی اور اسکی تاثیر اور کرشمے کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"ان کے چہروں پر عشقِ الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے جو شخص اس کو دیکھ لے اس پر نار جہنم حرام کی جاتی ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد سوم، صفحہ:337-338(

پھر اپنے بارے میں نوروں کے عطا ہونے اور دنیا کو اس کے مقابلے کا چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو ان نوروں سے خاص کیا ہے جو برگزیدہ بندوں کو ملتے ہیں جن کا دوسرے لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے پس اگر تم کو شک ہو تو مقابلہ کے لئے آؤ۔ اور یقیناً سمجھو کہ تم ہو گز مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے پاس زبانیں ہیں مگر دل نہیں جسم ہے مگر جان نہیں۔ آنکھوں کی پُتلی ہے مگر اس میں نور نہیں۔ خدا تعالیٰ تمہیں نور بخشے تا کہ تم دیکھ لو۔"

)فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ:14 حاشیہ(

پھر فرماتے ہیں:۔

”اس تاریکی کے زمانے کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا۔ جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔“

)روحانی خزائن، جلد15، صفحہ:13(

نیز فرمایا:۔

”اس نے مجھے سخت سیاہ رات میں جس کے سیاہ اور لمبے بال تھے۔ نور عطا فرمایا اور میرے دل کو امتوں اور قوموں کے روشن کرنے کے لئے روشن کیا۔ اور میرے پر احسان کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا۔

زمینی نوادر اور فتنوں کا مظہر دجال ہے اور آسمانی نوادر اور انوار کا مظہر مسیح موعود ہے۔“

)ترجمہ از عربی، روحانی خزائن، جلد5، صفحہ:480-481(

”پس اندھیری رات کے وقت ۔۔۔خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو وہ نور میں ہوں ۔اور مجدد مامور اور عبد منصور اور مھدی معھود اور مسیح موعود ہوں۔۔۔اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جسے دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔۔۔اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے۔“

)ترجمہ از عربی خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد16، صفحہ:50 تا53(

”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس نے میری تربیت کی اور اپنی جناب سے مجھے فہم سلیم عقل مستقیم عطا کیا۔ اور کتنے ہی نور ہیں جو میرے دل میں ڈالے۔ اور قرآن کی وہ معرفت ملی جو میرے غیر کو نہیں ملی۔“

)ترجمہ از عربی حمامۃ البشریٰ، روحان ی خزائن، جلد7، صفحہ:284-285(

”مجھ پر اور میرے گھر پر اور گھر کی چار دیواری پر اس نے انوار اتارے ہیں۔“

)ترجمہ از عربی، روحانی خزائن، جلد7، صفحہ:324(

”وہ خدا جو کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا۔ وہ جیسا کہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا۔ اور ابتداء سے زمین کو تاریکی میں پا کر روشن کرتا آیا ہے اس نے اس زمانہ کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں رکھا بلکہ جب دنیا کو آسمانی روشنی سے دور پایا تب اس نے چاہا کہ زمین کی سطح کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے اور نئے نشان دکھائے اور زمین کو روشن کرے۔ سو اس نے مجھے بھیجا۔“

)تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن، جلد12، صفحہ:283(

اب ایک ایسا مفصل اقتباس پیش کرتا ہوں جس سے یہ ثابت ہو گا کہ خدا کے ماموروں اور مقدسوں کو کوئی قسم کے نور عطا ہوتے ہیں اور وہی نور انکی قوت قدسیہ ہوتے ہیں اور دنیا میں انقلاب برپا کرتے ہیں۔ اور انتشار روحانیت عام ہو جاتا ہے اور سوئی ہوئی نیک قوتیں اور استعدادیں جاگ اٹھتیں ہیں اور سچی خوابوں اور وحی والہام کے دروازے ان نوروں کی برکت سے کھل جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور یہی نور جیسا کہ اوپر کے حوالوں سے ظاہر ہے آپ کو عطا ہوئے بلکہ گذشتہ الٰہی نوشتوں کے مطابق پہلے سے بڑھکر عطا ہوئے۔“

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”جب دنیا میں کوئی امام الزّمان آتا ہے تو ہزار ہا نور اسکے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتیں ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اسکے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادت کی طرف رغبت ہو اس کو تعبّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔۔۔ مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا۔ اور نابالغ بچے نبوت کرینگے اور عوام الناس روح القدس سے بولینگے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہو گا۔“

)ضرورۃ الامام، روحانی خزائن، جلد13، صفحہ:474-475(

پھر اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

”اور جان لو کہ میں مسیح موعود ہوں اور برکات میں چلتا پھرتا ہوں اور ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے۔“

)مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 309 حاشیہ(

آخر پر ایک عینی شہادت پیش خدمت ہے جو آپکے انتہائی قریبی اور ایک لمبا عرصہ قریب سے دیکھنے والے (کم از کم پچیس ۲۵ برس) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی شہادت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”آپ کے اخلاق کے اس بیان کے وقت قریباً ہر خلق کے متعلق میں نے دیکھا کہ میں اس کی مثال بیان کرسکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں نے یونہی کہہ دیا ہے میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپؑ سے بہتر آپ سے زیادہ خلیق آپ سے زیادہ نیک آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کرگئی ۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ ”کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْاٰنُ“ تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”کَانَ خُلُقُہٗ حُبِّ مُحَمَّدٍ وَاتِّبَاعَہٗ“ علیہ الصلوۃ والسلام۔“

)تاریخ احمدیت، جلد دوم، صفحہ:597، جدید ایڈیشن(

برکات کا عطا ہونا:

خدا کے ماموروں اور مرسلوں کو قوت قدسیہ اور روح القدس کے ذریعہ کئی قسم کی برکات بھی عطا کی جاتی ہیں۔ جنکا ظہور کئی رنگ میں ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ شخص شدت اتصال کی وجہ سے خدائے عزّوجلّ کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات الٰہیہ اس پر دائمی قبضہ کر لیتے ہیں۔اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اسکے اقوال وافعال و حرکات اور سکنات اور خوراک اور پوشاک اور مکان اور زمان اور اسکے جمیع لوازم میں برکت رکھ دیتا ہے تب ہر یک چیز جو اس سے مس کرتی ہے بغیر اس کے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے اسکے مکان میں برکت ہوتی ہے اسکے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں اسکے گھر کے دروازوں کے آستانے برکت سے بھرے ہوتے ہیں اسکے گھر کے دروازوں پر برکت برستی ہے جو ہر دم اسکو مشاہدہ ہوتی ہے اور اسکی خوشبو اسکو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اسکے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔غرض یہ عجیب انسان ہوتا ہے جسکی کنہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔“

)روحانی خزائن، جلد5، صفحہ:69(

پھر فرمایا:۔

”خدا کا نور انکی پیشانی میں جلوہ ظاہر کرتا ہے۔ایسا ہی انکے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت رکھ دی جاتی ہے جسکی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اسکے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔اسی طرح انکے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجلّ ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔خدا کے فرشتے اسکی حفاظت کرتے ہیں۔اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔“

)روحانی خزائن، جلد22، صفحہ:19(

بعض اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”۔۱۔ایسا بے مثل کلام اسکی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۲۔اور اسکی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اسکی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اسکی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

۳۔ ایساہی اسکے کان کو بھی مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور بیقراروں کے وقت انکی آواز سے تسلی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اس کو پہنچ جاتی ہے۔

۴۔ اسی طرح اس کے ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دی جاتی ہے اور بسا اوقات وہ بشارات کے امور کو سونگھ لیتا ہے اور مکروحات کی بدبو اس کو آجاتی ہے۔

۵۔ علی ھذا القیاس اسکے دل کو قوت فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اسکے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہین۔

۶۔ علی ھذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔

۷۔ اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اسکی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اسکا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اسکو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اسکی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اسکی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔"

)روحانی خزائن، جلد22، صفحہ:18(

یہ وہ قوت قدسیہ کی برکات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کی گئیں۔ اور اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدے سے آپ نے یہ برکات ہمارے سامنے رکھیں۔ ورنہ جو شخص اس کوچہ سے نابلد ہو، وہ کیسے یہ باتیں بیان کر سکتا ہے۔

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اپنے اقرار اور خدا تعالیٰ کے الہامات سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ یہ ساری قوت قدسیہ کی برکات آپ کو عطا ہوئیں۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:۔

"اور میری جو حالت ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں۔"

)روحانی خزائن، جلد5، صفحہ:34-35(

"قَدْ خَصَّنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاٰیَاتٍ مِّنْ عِنْدِہٖ وَبَارَکَ فِیْ قَوْلِیْ وَنُطْقِیْ وَجَعَلَ الْبَرَکَۃَ فِیْ دُعَائِیْ۔"

)روحانی خزائن، جلد7، صفحہ:324(

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی آیات سے مخصوص کیا ہے اور میرے قول میں اور میری زبان میں برکت دی ہے اور میری دعاؤں میں برکت رکھ دی ہے۔

پھر فرمایا:۔

”خدا نے متواتر بشارتیں مجھے دیں اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں دنیا میں تجھے ایک بڑی عزت دونگا۔۔اور تمام برکات کا تیرے پر دروازہ کھولا گیا۔“

)روحانی خزائن، جلد22، صفحہ:253(

”وَاعْلَمُوْا اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَفِیْ بَرَکَاتِہٖ اَسِیْحُ وَکُلَّ یَوْمٍ یَزِیْدُ الْبَرَکَات وَیَزْدَادُ الْاٰیَات۔ وَالنُّوْرُ یَبْرُقُ عَلٰی بَابِیْ۔ وَیَاْتِیْ زَمَانٌ یَتَبَرَّکُ الْمُلُوْکُ فِیْہِ اَثْوَابِیْ۔ وَذٰلِکَ الزَّمَانُ زَمَانٌ قَرِیْب۔

)روحانی خزائن، جلد17، صفحہ:84(

ترجمہ: اور جان لو کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور برکات میں سیر کرتا ہوں اور ہر روز ان برکات میں اضافہ ہو رہا ہے اور نشانات میں بھی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور یہ زمانہ بہت قریب ہے۔“

پھر خدا تعالیٰ کی مزید فضلوں کی بارش اور برکتوں کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

”آج تک مجھ پر فضل کی بارشیں ہو رہی ہیں اور جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے برساؤنگا اور زمین سے نکالونگا۔ سو اس نے ایسا ہی میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اور وہ نعمتیں دیں اور وہ نشان دکھلائے جو میں شمار نہیں کر سکتا۔ اور وہ عزت دی کہ کئی لاکھ انسان میرے پاؤں پر گر رہے ہیں۔“

)روحانی خزائن، جلد22، صفحہ:254(

مزید برکتوں کے ملنے کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ

اپنی سچائی کے نوراوراپنے دلائل اور نشانوں کے روسے سب کا منہ بند کر دینگے۔اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگااور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا۔بہت سی روکیں پیدا ہو نگی اور ابتلاء آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔اوراپنے وعدہ کو پورا کر دیگا۔اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہا تتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔سواے سننے والوان باتوں کو یادرکھواوران پیش خبریوں کواپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے۔جو ایک دن پورا ہو گا۔"

)روحانی خزائن، جلد20، صفحہ:409-410(

"عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوُا اٹھائینگے اور خدا انہیں برکت دیگا۔"

)روحانی خزائن، جلد20،حاشیہ:409(

آپ کو الہام ہوا۔

بُورِکتَ یا احمد وکان مابارک اللہ فیک حقافیک۔

ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام:اے احمد تجھے برکت دی گئی اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا۔

)روحانی خزائن، جلد21، صفحہ:78(

یا احمد بارک اللہ فیک۔

ترجمہ و تشریح از حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

اے احمد خدا تیری عمر اور کام میں برکت دیگا۔ایسا ہی خدا نے مجھے موت سے محفوظ رکھا۔۔باوجود ان تمام عوارض اورامراض کے جو مجھے لگے ہوئے ہیں۔۔۔خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جیسا کہ وعدہ کیا تھا میری عمر میں برکت دی بڑی بڑی بیماریوں میں جاں بَر ہو گیا۔"

)روحانی خزائن، جلد21، صفحہ:77(

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ میں برکت ڈالیگا۔ اور اپنے اس بندہ کو بہت برکت دیگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ اس بندہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ وہ ہر ایک ابتلاء اور پیش آمدہ ابتلاء کا بھی انجام بخیر کریگا۔۔ اس بارہ میں اسکے پاک الہام اس قدر ہوئے ہیں کہ اگر سب لکھے جائیں تو یہ اشتہار ایک رسالہ ہو جائیگا۔"

)روحانی خزائن، جلد14، صفحہ:443(

عیسویؑ اور محمدی ﷺ برکات کا عطا ہونا:

"میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسرون کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پائے گی (مہوتسو کے جلسہ میں بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرا مضمون دوسرے مضمونوں کے مقابل پر پڑھو۔ منہ) اور اگر تمام لوگ میرے مقابل ہر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ بھاری ہو گا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ اس وقت اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مفسر اور محدث کہلاتے ہیں اور قرآن کے معارف اور حقائق جاننے کے مدعی ہیں اور بلاغت اور فصاحت کا دم مارتے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں جو فقراء کہلاتے ہیں اور چشتی اور قادری اور نقشبندی اور سہروردی وغیرہ ناموں سے اپنے تئیں موسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت ان کو میرے مقابلہ پر لاؤ۔ پس اگر میں اس دعوے میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شاخیں یعنی شان عیسوی اور شان محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر میں وہ نہیں ہوں جس میں یہ دونوں شانیں جمع ہونگی اور ذوالبروزین ہو گا تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو جاؤں گا ورنہ غالب آ جاوں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ میں شان عیسوی کی طرز سے دینوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں (شانِ عیسوی کے متعلق جو نشان ہیں یعنی دنیوی برکات کے نشان وہ بہت سے خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں جن کی میں اپنی بعض کتابوں میں تصریح کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو ابھی نہیں لکھے گئے مگر یہ خدا کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر تسلی کے طالب جمع ہوں تو ہزاروں نشان ظاہر ہو سکتے ہیں۔ منہ) یا شان محمدی کی طرز سے حقائق و معارف اور نکات اور اسرارِ شریعت بیان کروں اور میدانِ بلاغت میں قوت ناطقہ کا گھوڑا دوڑاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب

خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اسی کے ارادے سے زمین پر بجز میرے ان دونوں نشانوں کا جامع اور کوئی نہیں ہے۔ اور پہلے سے لکھا گیا تھا کہ ان دونوں نشانوں کا جامع ایک شخص ہو گا جو آخر زمانہ میں پیدا ہو گا اور اس کے وجود کا آدھا حصہ عیسوی شان کا ہو گا اور آدھا حصہ محمدی ﷺ شان کا۔ سو وہی میں ہوں۔ جس نے دیکھنا ہو دیکھے۔ جس نے پرکھنا ہو پرکھے۔ مبارک وہ جو اب بخل نہ کرے اور نہایت بدبخت وہ جو روشنی پا کر تاریکی کو اختیار کرے۔

)ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ :407-408(

کہتے ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اس پہلو سے پہچانتے ہیں کہ کس طرح آپ کی قوت قدسیہ کے ذریعہ مختلف امور ظاہر ہوئے۔ مثلاً قبولیت دعا، نشانات کا ظہور، صحبت کا اثر، حقائق و معارف کا عطا کیا جانا، آسمانی امور اور اسرار کا انکشاف، شخصیت میں قوت قدسیہ، جذب اور تاثیر، تحریر و کلام میں قوت قدسیہ کا ظہور، دلوں میں پاک انقلاب وغیرہ وغیرہ بہت سے امور ہیں جن کا ذکر آگے انشاء اللہ العزیز آئیگا۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ تم مجھے میرے کاموں سے پہچانو گے۔ اور اسے اپنی سچائی کا معیار قرار دیتے ہیں۔

فرمایا:۔

”اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔“

)سراج منیر، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ :7(

شخصیت میں قوت قدسیہ:

سب سے پہلے ہم آپ کی شخصیت کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ کے وجود میں کس قدر نور، کشش اور جاذبیت تھی کہ دیکھنے والے پہلی ہی نظر میں بھانپ لیتے تھے کہ یہ خدا نما وجود ہے۔ کسی جھوٹے کا منہ نہیں۔ اور پہلی ہی نظر میں رام ہو جاتے تھے۔ اور دل و جان سے فدا ہونے کو تیار۔

آپ ایسے نورانی وجود کے نور اور کشش و جذب اور اس کی انقلاب آفرین کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

”اوران کے چہروں پر عشق الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے جو شخص اس کو دیکھ لے اس پر نارِ جہنم حرام کی جاتی ہے۔“

اور یہی چیز آپکی شخصیت اور وجود مبارک میں بھی موجود تھی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

”اور مجھے خدا سے جو میرا پیدا کرنے والا ہے ایک تاثیر دی گئی ہے اور پاک دل میری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور میرا دل اپنی صفات کے ساتھ کشش کر رہا ہے اور میرا بیان پتھروں میں تاثیر پیدا کر دیتا ہے۔ اور مجھے ایک نئی پیدائش ہدایت کی دی گئی پس میں ہر ایک بیان دلوں میں نقش کر دیتا ہوں۔

)ترجمہ از عربی، بحوالہ ضمیمہ ماھنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی، 1987، صفحہ:3(

یہی وجہ ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی سعید فطرت روحیں آپ پر دل و جان سے فدا اور قربان ہونے لگتیں۔ نور کے بارہ میں تو اوپر کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی قسم کے نوروں سے نوازا۔ اور آپ کے وجود کے ذرّے ذرّے میں نوازا تھا۔

اب کچھ مثالیں بیان کی جاتی ہیں کہ کس طرح آپ کی شخصیت میں کشش و جذب اور انقلاب آفرینی تھی کہ ایک نظر دیکھتے ہی روحیں تڑپ اٹھتیں اور بے قرار ہو جاتیں کہ اس وجود کے بغیر ان کو کہیں قرار نہ ملتا تھا۔

آپ کے رفیق حضرت منشی عبداللہ سنوری رضی اللہ عنہ صاحب اپنا واقعہ پہلی ملاقات کا یوں بیان فرماتے ہیں:۔

”حضرت اقدس کی خدمت عالی میں حاضر ہوا۔ چہرہ مبارک دیکھتے ہی میں بے تاب ہو گیا اور دل میں عشق کی آگ بھڑک اُٹھی۔۔۔ تین دن قادیان میں رہ کر اجازت لے کر واپس آیا جب پٹیالہ پہنچا تو دل ایسا بے قرار ہوا کہ پھر قادیان چلا گیا۔ حضرت اقدس نے پوچھا کہ کیوں واپس گئے تھے؟ عرض کیا! یا حضرت! حضور سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا۔ مسکرا کر فرمایا:۔ اچھا اور رہو“۔

)الفضل انٹر نیشنل، 12 دسمبر 2003ئ، صفحہ:12(

دوسری مثال حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اوّل کی ہے۔

آپ اپنی پہلی ملاقات اور اپنی دلی کیفیت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

”آپ اس وقت سیڑھیوں سے اترے۔ تو میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا یہی مرزا ہے۔ اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں“۔

)حیات نور، صفحہ:116 جدید ایڈیشن(

پھر ایک خط میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا:۔

”مولانا، مرشدنا، امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عالی جناب میری دعا ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں۔۔۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔

حضرت پیرومرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال ودولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔۔۔ سب کچھ اس راہ میں فِدا کرنے کے لئے تیار ہوں دعا فرماویں کہ میری موت صدّیقوں کی موت ہو“۔

)روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ:35 تا 37(

پھر ایک اور خط میں تحریر فرمایا:۔

”امابعد ایک خاکسار بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزماں عرض پرداز۔ اس خادم با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے بتمامہٖ آپ ہی کا ہے زن وفرزند وروپیہ آبرو وجان“۔

)ماھنامہ انصار اللہ، مئی 2000ئ، صفحہ:29(

پھر حضرت اقدس مسیح موعود کی شخصیت اور اپنی کیفیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

میں ساری آمدنیوں کو چھوڑ کر جو دوسرے شہروں میں مجھے ہو سکتی ہیں کیوں قادیان میں رہنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس کا مختصر جواب یہی دونگا کہ میں نے یہاں وہ دولت پائی جو غیر فانی ہے جس کو چور اور قزاق نہیں لے جاسکتا۔ مجھے وہ ملا ہے جو تیرہ سو برس کے اندر آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا۔ پھر ایسی بے بہا دولت چھوڑ کر میں چند روزہ دنیا کے لئے مارامارا پھروں۔۔۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی مجھے ایک لاکھ کیا ایک کروڑ روپیہ یومیہ بھی دے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے میں نہیں رہ سکتا۔

ہاں امام علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں پھر خواہ مجھے ایک کوڑی بھی نہ ملے۔

پس میرے دوست، میرا مال، میری ضرورتیں، اس امام کی اتباع تک ہیں اور دوسری ساری ضرورتوں کو اس ایک وجود پر قربان کرتا ہوں"۔

)حقائق الفرقان، جلد نمبر 4، تفسیر سورۃ جمعہ، صفحہ:132(

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آپ کے جذبہ فائیت و قربانی کا اس طرح اظہار فرماتے ہیں:۔

"اگر میں نورالدین کو حکم دوں کہ تو پانی مین چلا جا تو وہ جانے کے لئے تیار ہے اگر میں اس کو کہوں کہ آگ میں داخل ہو جا تو وہ میرے حکم سے آگ میں بھی جانے کو تیار ہے۔ وہ کسی طرح بھی میرے حکم سے انکار نہیں کر سکتا"۔

)تاریخ احمدیت، جلد سوم، صفحہ:567(

تیسری مثال:۔

حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کی مسٹر والٹر سے ملاقات کا درد انگیز منظر۔

اوائل جنوری 1916ء کا واقعہ ہے کہ ایک یورپین مسٹر والٹر (سیکرٹری کرسچن ینگ مین ایسوسی ایسن) تحریک احمدیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے۔

دورانِ قیام مسٹر والٹر حضرت منشی اروڑے خاں صاحب تحصیلدار کپور تھلہ سے بھی ملے اور آپ سے رسمی گفتگو کے بعد دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ حضرت منشی صاحب نے جواب دیا:۔

"میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔ جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ شخص جھوٹا ہے باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں"

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب پر رقت کی ناقابل بیان اور دردناک کیفیت طاری ہو گئی اور آپ حضرت مسیح موعود کی یاد میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور گریہ وزاری سے آپ کی ہچکی بندھ گئی"۔

)الفضل،9ستمبر 1941ئ، صفحہ:4-5، مضمون حضرت مرزابشیر احمد صاحب(

چوتھی مثال:۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مہاجر قادیان کا ایک وجد آفرین بیان:۔

ہم جب حضور کے روئے انور کو دیکھتے تو ہم کو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم جنت میں ہیں۔ آپ کے چہرہ منور کو دیکھ کر ہم کو کوئی غم باقی نہ رہتا نہ ہماری آنکھیں حضور کے چہرہ منور کو دیکھ کر اکتاتی تھیں۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوتی تھی اور نماز میں ایک حلاوت پیدا ہوتی تھی اور دل میں محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا تھا اور اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا کہ ہماری آنکھیں اس چہرہ کو دیکھنے سے محروم ہو جاتی تو ہمارے اندر ایک شدید کرب و بے چینی پیدا ہو جاتی تھی“۔

)الحکم،7دسمبر 1940ء، صفحہ:4(

پانچویں مثال:۔

ایک آفتاب، جس کے جلوہ کی تاب عارفوں کو نہ تھی:۔

حضرت چوہدری غلام محمد خان صاحب گرداور قانونگو پھگلانہ ضلع ہوشیار پور (والد ماجد ڈاکٹر غلام اللہ خاں ”تمغہ قائداعظم“)1893ء میں مبایعین کے پاک زمرہ میں شامل ہوئے۔ آپ کا بیان ہے:۔

”رسالہ ”الوصیت“ شائع ہونے کے جلد بعد میں ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں گیا یہ 1906ء کی بات ہے۔ حضور پرنور نماز ظہر پڑھ کر بیت مبارک میں ہی لیٹ گئے۔ دوسرے خدام کے ہمراہ یہ عاجز بھی حضور کا جسم مبارک دبانے لگا۔

حضور کی آنکھیں اتنی روشن تھیں جیسے سورج۔ ان کے سامنے ہماری آنکھیں نہیں کھل سکتیں تھیں۔ اسی طرح چہرہ مبارک پر نظر نہ ٹکتی تھی۔

میں کئی بار حضور کو غور سے دیکھنے کی کوشش کی مگر آنکھیں دیکھنے کی تاب نہ لاسکیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود چہرے پر اتنی رونق تھی کہ بچے اور جوان کے چہرے پر بھی نہیں ہوسکتی“۔

”)حضرت چوہدری غلام اللہ خاں“صفحہ 13،مؤلفہ جناب ڈاکٹر غلام اللہ خاں مرحوم،اشاعت مارچ1986ء ،6ای ماڈل ٹاؤن لاہور نمبر14(

چھٹی مثال:۔

یہ نورانی چہرہ:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر ”بدر“1909ء کے آغاز میں دورہ کرتے ہوئے ضلع امرتسر کے گاؤں مدّ پہنچے تو انہیں ایک بزرگ محمد یعقوب صاحب نے ایک نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ سنایا جو آپ ہی کے قلم سے ہدیہ قارئین ہے۔

”وہ سلسلہ کے سخت مخالف تھے۔۔۔اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبر گیری کے واسطے قادیان چلے گئے۔کسی مغالطہ کے سبب بڑی (بیت) کو (غیروں کی عبادت گاہ) سمجھ کو اس میں جاداخل ہوئے۔وہاں اس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب وعظ فرمارہے تھے اور حضرت (بانی سلسلہ) بھی رونق افروز تھے اب ان کے خیال میں یہ (عبادت گاہ)(غیروں) کی ہے اس واسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں۔حضرت موصوف کا وعظ سن کر بہت خوش ہوئے کہ اس جگہ ایک ایسالائق اور بااثر واعظ ہے۔

پھر جب حضرت مرزاصاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہو گا بیعت کرنے کے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کروں گا تو اس شخص کی کروں گا۔

اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آگئے ان کو تعجب ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی (عبادت گاہ) میں کیوں آگئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا ان کو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھ کو وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کرلو قادیان میں تو اس بہانے سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی۔الغرض اس طرح برادر محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا“۔

)اخبار بدر،8-15اپریل1909ئ،صفحہ:1(

ساتویں مثال:۔

ڈاکٹر بشارت احمد کی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب اندر سے تشریف لائے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک نور کا جھمکڑا سامنے آگیا ہے"۔

)الفضل،18 مارچ 1999ئ(

آٹھویں مثال:۔

مولانا حسن علی صاحب مونگھیروی جو برصغیر کے نامور بزرگوں میں شامل تھے۔

حضرت مولانا صاحب اپنے پہلے سفر قادیان (2 جنوری 1894ئ) کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

1887"ء میں جب مرزا صاحب کو دیکھا تھا وہ نہ تھے آواز و نقشہ تو وہی تھا لیکن کل بات ہی بدلی ہوئی تھی۔

اللہ اللہ سر سے پا تک ایک نور کے پتلے نظر آتے تھے۔ جو لوگ مخلص ہوتے ہیں اور اخیر رات کو اٹھ کر اللہ کی یاد میں رو یا دھویا کرتے ہیں ان کے چہروں کو بھی اللہ اپنے نور سے رنگ دیتا ہے اور جن کو کچھ بھی بصیرت ہے وہ اس نور کو پرکھ لیتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کو تو اللہ نے سر سے پاؤں تک محبوبیت کا لباس اپنے ہاتھوں سے پہنایا تھا"۔

")تائید حق"صفحہ:66۔ طبع سوم اشاعت 23 دسمبر 1932ء قادیان، از الفضل 18 مارچ 1999ئ(

نویں مثال:۔

سید وزارت حسین صاحب امیر صوبہ بہار اپنی دستی بیعت کا روح پرور کیفیت کا تذکرہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"جمعہ بیت اقصیٰ میں ہوا اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھایا۔ نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اب تمہاری بیعت لی جائے ی۔ میں حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ اگرچہ اس وقت اور لوگ بھی بیعت کرنے والے تھے مگر خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور باقی لوگوں کے ہاتھ میرے ہاتھ پر تھے۔ اور کچھ حضرت کے ہاتھ پر۔ بیعت کے وقت میں نے محسوس کیا کہ ایک روشنی حضور کی روح پاک سے نکل کر میرے جسم میں سرائت کر رہی ہے۔

)الحکم 28 جنوری 1938ئ، صفحہ:4(

دسویں مثال:۔

حضرت بانی سلسلہ کا نورانی چہرہ ایک ہندو کے تاثرات:۔

حضرت ملک گل محمد صاحب پنشنر ریڈر مرحوم کا بیان ہے کہ 1933ء میں سلانوالی تحصیل سرگودھا میں ایک بھاری اجتماع ہوا۔ فیصلہ کے مطابق آخری خطاب احمدی مقرر کو کرنا تھا۔ ایک گدی نشین کے بھائی اوران کے زیر اثر لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ تقریر سننے کی ضرورت نہیں ۔سب انسپکٹر پولیس بھی اس شور کو بند نہ کر سکا۔"ایک شخص ہندو مسمی جوالا سہائے ساکن حضور پور تحصیل بھیرہ کھڑا ہوا اور تمام لوگوں کو زور سے پکار کر کہا میں ہندو ہوں ۔۔۔ ذرا ٹھہر جاؤ اور میری بات سنو۔ اس پر لوگ ٹھہر گئے۔ لالہ جوالا سہائے نے بلند آواز سے کہا۔ دوستو! میں بیمار ہو کر علاج کے لئے مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں قادیان گیا تھا وہ ہمارے شہر بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب زندہ تھے میں نے وہاں ان کے درشن کئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ۔۔۔ تم میں سے کسی نے ان کا درشن کیا تھا۔

وہ ایسا نورانی اور مہاتما شکل کا تھا کہ اس کے درشن کرنے سے تسلی اور شانتی ہو جاتی تھی اور کوئی شخص اس کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا تھا۔

یہ الفاظ سن کر مخالف شرمندہ ہوئے۔ ایک ہندو کی اس نہایت اعلیٰ شہادت سے عوام پر بڑا اثر ہوا"۔

")ریویو آف ریلیجنز" اردو قادیان مارچ 1943ئ، صفحہ:40(

)تلک عشرۃ کاملۃ(

اور بھی سینکڑوں مثالیں ایسی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتب میں ان کے اخلاص وایمان، صدق وصفا اور عظیم الشان قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کا ذکر آگے قوت قدسیہ کے ذریعہ پاک انقلاب کے تحت آئیگا۔

الغرض آپ کی شخصیت ایسی پُرکشش، پُرنور اور خدانما تھی کہ سعید روحیں ایک ہی نظر میں فِدا و قربان ہونے اور اپنا سب کچھ اس وجود پاک کی خاطر لٹانے کے لئے تیار ہو جاتیں۔

اب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی گواہی پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسوقت تک جو جماعت کی ترقی ہوئی اس کے اسباب مختلیف تھے جن میں سے ہم بعض کو اس جگہ اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں

اوّل ایک بہت بڑا اور نہایت موثر سبب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مقناطیسی وجود عطا کیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ مناسبت رکھنے والی روح کو فوراً اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔۔۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ دیکھ کر بغیر کسی دلیل کے آپ کو مان لیا۔ اوران کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے کہ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو چند دن کی صحبت میں رہ کر ہمیشہ کے لئے رام ہو گئے اور پھر انہوں نے آپ کی غلامی کو سب فخروں سے بڑا فخر جانا۔ غرض آپ کی کامیابی کا ایک بڑا سبب آپ کی ذات اور آپ کے اخلاق اور روحانی اثر تھا۔

۔۔۔ بعض لوگوں نے آپ کے اس روحانی اثر کو سحر اور جادو کے نام سے تعبیر کیا۔ اور مشہور کیا کہ مرزا صاحب کے پاس کوئی نہ جائے کیونکہ وہ جادو کر دیتے ہیں۔ مگر یہ جادو نہیں تھا بلکہ آپ کی روحانیت کی زبردست کشش تھی جو سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی تھی"۔

)سلسلہ احمدیہ، صفحہ:100 تا 102(

اب ایک غیر مسلم خاتون کی گواہی آپ کی شخصیت کے بارہ میں پیش کرتے ہیں جنہوں نے صرف تصویر دیکھ کر آپ کی عظیم الشان شخصیت اور اپنی دلی کیفیت کا اظہار یوں کیا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے:۔

"ایک عورت امریکہ سے میری نسبت اپنے خط میں لکھتی ہے کہ میں ہر وقت ان کی تصویر دیکھتی ہوں۔ یہ تصویر بالکل مسیح کی تصویر معلوم ہوتی ہے"۔

)براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21 صفحہ:106(

مسٹر والٹر ایم اے سیکرٹری آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور جذب اور مقناطیسی شخصیت کو پیش کیا"۔

ہندوستان کے مشہور اور نامور ادیب نیاز فتح پور نے اپنے رسالہ میں لکھا:۔

”وہ بڑے غیر معمولی عزم واستقلال کا صاحب فراست وبصیرت انسان تھاجوایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا۔اوراس کا دعویٰ تجدید ومہدویت کوئی پادرہوابات نہیں تھی“۔

)رسالہ نگار لکھنو ٔماہ نومبر 1959ئ(

لالہ نرائن داس کونہایت ذی علم اور معزز ہندو تھے انہوں نے اپنے ایک خط میں مولوی محمد علی صاحب بدوملہی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر لکھا:۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حال ّپ سن چکے ہونگے آنحضرت کی وفات کا خیال کرنا ہماری غلطی ہے کیونکہ وہ توہر وقت زندہ جاوید ہیں جب تک دنیا قائم رہے گی ان کا نام چمکتا رہے گا۔۔ مگر افسوس تو اس بات کا کہ اب ان کا ظاہری درشن ہمیشہ کے لئے پردہ کے اندر رہے جو کہ ایک بدچلن کے واسطے راہ راست کے لئے کافی تھا“۔

)خط مورخہ :20جون 1908ئ(

لاہور کے مشہور رسالہ ”تہذیب النّسواں“ کے ایڈیٹر نے کچھ اس طرح خراج تحسین پیش کیا:۔

”مرزاصاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کرلیتی تھی ۔وہ نہایت باخبر عالم،بلند ہمت مصلح اورپاک زندگی کا نمونہ تھے ہم انہیں مذہباًمسیح موعود تونہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی“۔

اوراب سب سے آکر میں آپ کے انتہائی قریبی اورنہایت باریک نظر سے دیکھنے والے اور 25سال تک قریب سے دیکھنے والے ساتھی اور محب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی گواہی پیش خدمت ہے آپ فرماتے ہیں:۔

”آپ میں ایک مقناطیسی جذب تھا۔ایک عجیب کشش تھی۔رعب تھا۔برکت تھی۔موانست تھی۔بات میں اثر تھا۔دعامیں قبولیت تھی۔خدام پروانہ وار حلقہ باندھ کر آپ کے پاس بیٹھتے تھے اوردلوں سے زنگ خودبخود دھلتا جاتا تھا۔غرض یہ کہ آپ علیہ السلام نے اخلاق کا وہ پہلو دنیاکے سامنے پیش کیاجو معجزانہ تھا۔سراپاحسن تھے۔سراسر احسان تھے۔اوراگر کسی شخص کا مثیل آپ کو کہاجاسکتاہے تووہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وبس“۔

)تاریخ احمدیت جلد دوم، صفحہ:594 جدید ایڈیشن(

معارف وحقائق کا عطا ہونا:۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قوت قدسیہ کے ثمرات کے طور پر آسمانی امور کے اسرار اور حقائق و معارف کے بیش بہا قیمتی خزانے بھی عطا فرمائے گئے جس کی پیشگوئی حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی تھی کہ مہدی آکر خزانے لٹائے گا مگر لوگ قبول نہیں کرینگے۔ مگر دنیا پرستوں اور دولت کے بچاریوں نے اس پیشگوئی کو ظاہری طور پر لیا اور یہ امیدیں لگا کر بیٹھ گئے کہ مہدی آکر دولت سے ہماری جھولیاں بھر دیگا۔ حالانکہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد حقیقی وہی تھا جو آپ نے آکر بیان فرمایا کہ ان خزائن سے مراد دنیا کے مال و دولت اور عیش و آرام نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی اسرار اور روحانی حقائق و معارف ہیں۔ جن کے بارہ میں آپ نے اعلان فرمایا کہ یہ خزانے میں اس قدر دونگا کہ لوگوں کے دامن استعداد پُر ہو جائینگے فرمایا:۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

"مجھے جو دیا